السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(دوسرا سوال یہ ہے کہ) علماء دیوبند میں کون کون اس فلسفہ کے قائل تھے؟ (محمد شیر وزیر۔ پی سی ایس آئی آر لیبارٹریز، پشاور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علمائے دیوبند کے اکابر میں سے درج ذیل "علماء" وحدت الوجود کے قائل تھے: رشید احمد گنگوہی، محمد قاسم نانوتوی، حسین احمد مدنی ٹانڈوی، اشرف علی تھانوی اوران سب کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی۔

حاجی امداد اللہ لکھتے ہیں: "نکتہ شناسا مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح ست دراین مسئلہ شکے وشبہے نیست معتقد وفقیر وہمہ مشائخ وفقیر ومعتقد کسانیکہ بافقیر بیعت کردہ وتعلق میدارند ہمیں ست مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومولوی رشید احمد صاحب ومولوی محمد۔ یعقوب صاحب ومولوی احمد حسن صاحب وغیر ھم ازعزیزاں فقیر اند وتعلق بافقیر میدارند ہیچگاہ خلاف اعتقادات فقیر وخلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلکی نخواند پذیرفت۔۔۔"

نکتہ شناسا مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح ہے اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ فقیر ومشائخ فقیر اور جن لوگوں نے فقیر سے بیعت کی ہے سب کا اعتقاد یہی ہے مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومولوی رشید احمد صاحب" "ومولوی محمد یعقوب صاحب مولوی احمد حسن صاحب وغیر ہم فقیر کے عزیز ہیں اور فقیر سے تعلق رکھتے ہیں کبھی خلاف اعتقادات فقیر وخلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلک اختیار نہ کریں گے۔

(کلیات امدادیہ رسالہ دربیان وحدۃ الوجود ص 218، 219 شمائم امدادیہ ص 32)

سرفراز خان صفدر گکھڑوی دیوبندی کے بھائی صوفی عبدالحمید خان سواتی لکھتے ہیں:

"علماء دیوبند کے اکابر مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1297ھ) اور مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1377ھ) اور دیگر اکابر مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائل تھے۔ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ بھی اس مسئلہ پر موجود ہے اور متعدد مکاتیب میں بھی اس مسئلہ کا ذکر ہے اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب میں بھی اس مسئلہ کی تصویب موجود ہے۔ اور مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1362ھ) نے بھی اس مسئلہ پر بہت کچھ لکھا ہے اوران سب کے پیر ومرشد حضرت مولانا حاجی شاہ محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1317ھ) تو اس مسئلہ میں بہت انہماک اور تیقن رکھتے تھے۔" (مقالات سواتی حصہ اول ، اکابر علمائے دیوبند اور نظریہ وحدۃ الوجود ص 375)

عبدالحمید سواتی صاحب مزید لکھتے ہیں:

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1363ھ) نے دیوبندی جماعت کے اوصاف وخصوصیات کے سلسلہ میں لکھا ہے: "اس جماعت کے امتیازی اوصاف میں ہم وحدۃ الوجود، فقہ حنفی کا التزام، ترکی خلافت" (سے اتصال، تین اصول متعین کرسکتے ہیں، جو اس جماعت کو امیر ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت سے جُدا کردیتے ہیں۔" (خطبات ومقالات ص 237

یہ بات کس قدر افسوس ناک ہے اور کس قدر لاعلمی کی بات ہے کہ یہ کہا جائے کہ علماء دیوبند وحدۃ الوجود کے قائل نہیں تھے۔ علماء دیوبند اوران کے مقتداء پیشواء حضرات بھی اس مسئلہ کے بڑی شدومد سے قائل تھے۔

(حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں اور شیخ ابن عربی (المتوفی 638ھ) کا دفاع کیا ہے۔" (مقالات سواتی حصہ اول ص 375، 376

معلوم ہوا کہ اکابر علمائے دیوبند ابن عربی والے عقیدہ وحدت الوجود کے بڑی شدومد سے قائل تھے۔

(احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں: "اور وحدت وجود حق ہے۔" (فتاویٰ رضویہ نسخہ جدیدہ ج 14 ص 641

دوسرے مقام پر وحدت کو حق قرار دے کر احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

(اور اتحاد باطل اور اس کا معنی الحاد" (فتاویٰ رضویہ ج 14 ص 618"

عرض ہے کہ وحدت الوجود ہے ہی اتحاد باطل اور الحاد کا نام جیسا کہ پہلے سوال کے جواب میں متعدد حوالوں سے ثابت کردیا گیا ہے لہذا وحدت الوجود کو حق قرار دے کر عجیب وغریب تاویلیں کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ (16/مارچ 2008ء) (الحدیث: 49)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ](#)

جلد 1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ 67

محدث فتویٰ